جب دارالعلوم حقانیہ مسجد سے مدرسہ میں منتقل ہوا

(اس وقت کی روح پرور تقریب کی اجمالی روئیداد حضرت مولانا سمیع الحق نے ۱۷،۱۶ برس کی عمر میں اپنی ذاتی ڈائری میں لکھی تھی جسے اس وقت کے الفاظ میں من وعن نذر قارئین کیا جارہا ہے۔)

اس خلاق علیم وخدائے خبیر وتوانا کا کس زبان اور کس لہجہ اور کس ذریعہ سے شکریہ ادا کیا جائے۔ جس نے اپنے احسانات اور اسباغ انعام کی بارش برسا کر آج اگر ہم اپنی قسمت پر جتنا رشک جتنا غبطہ اور جتنا فخر کریں ہم حق بجانب ہیں۔ آج کا دن دارالعلوم حقانیہ کی تاریخ میں ایک مقدس اور مبارک دن ہے یہ دن اور اس کا مبارک تذکار تاریخ اسلام میں انشاء اللہ تعالیٰ آب زر سے نمایاں حروف میں لکھا جائے گا۔ دارالعلوم کے علوم درجال سے کائنات علم کی تخلیق وتدوین ہو گی درالعلوم سے جہالت اور گمراہی کی وادیاں لالہ زاروں میں تبدیل ہو جائیں گی اس کی ضیاء پاشیوں سے ظلمت کدہ کفر والحاد جگمگا اٹھیں گے۔ جمعرات کا وہ مقدس دن ایسے مبارک دن کا طلوع ہے۔ جس کے انتظار میں راتیں اور طویل ساعات عمر کروٹیں لیتے لیتے بسر کردی گئی تھیں۔ آج کا دن دارالعلوم کے مخلص دردمند اراکین ومعاونین کی وہ خوابی عمارت جنہیں ان حضرات نے خلوص، ایثار، قربانی اور للہیت کے چونے اور گارے سے کھڑا کردیا تھا۔ عالم وجود میں ظاہر ہوئی۔ ان کی دیرینہ آرزوئیں پوری ہوئیں ان کے ولولے اور دیرینہ تمنائیں ظاہر ہونے لگیں ان کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ — اور

ان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

کیا فائدہ فکر بیش وکم ہے ہو گا — ہم کیا ہیں کہ کوئی کام ہم سے ہو گا

جو کچھ ہوا، ہوا کرم سے تیرے — جو کچھ ہو گا تیرے کرم سے ہو گا

اے خداوند قدوس، قلوب واسرار کے مالک تو ہماری نیتوں کو اپنے لیے خالص وصاف کردے تو دارالعلوم کی تعمیر کو اخلاص وجہاد۔ نیت وعمل کا سیسہ پلادے۔

مجلس شوریٰ دارلعلوم حقانیہ کے اجلاس ۱۶ ستمبر ء کے متفقہ فیصلہ کے مطابق آج بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ کو جدید زیر تعمیر عمارت (برلب جی ٹی روڈ) میں منتقل کردیا گیا۔ جمعرات کے دن اس نقل مکانی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت اور طریقہ حب الخروج یوم الخمیس کا اتباع بھی نصیب ہوا جسے کعب بن مالک نے اپنی روایت میں اشارہ فرمایا ہے ارشاد ہے کہ

ان النبی خرج یوم الخمیس ۔ غزوۃ تبوک و کان یحب ان یخرج یوم الخمیس۔

یعنی تبوک جیسے مہتمم بالشان اور عظیم واقعہ کے لیے جمعرات کے دن نکلنا کوئی اتفاقی واقعہ نہیں تھا۔ بلکہ نبی کریم کی ارادی اور قصدی طور پر یہ خواہش اور محبت تھی کہ اس اہم واقعہ کے لیے جمعرات کے دن سفر کیا جائے تو قوم وملت کی صحیح اسلامی اور دینی ضروریات پوری کرنے والے اس عظیم دینی کارخانے کے لیے ایسی سعادت حاصل نہ کرنا اور اسے ترک کرنا کیوں گوارا ہوسکتا جمعرات کے دن بارگاہ الٰہی میں پیش ہونے والے اعمال صالحہ میں یہ کیسے ہوسکتا کہ ایسا عظیم اور اہم اور "العمل الصالح" تعلیم الکتاب والسنہ واصلاح الناس والمسلمین شامل نہ ہو۔

سنت نبوی کا اتباع کرتے ہوئے جمعرات کے دن یہ دارالعلوم دار غربت اور مرکز البرکۃ اور منشاء علم وعرفان احاطہ قدیم (مسجد شیخ الحدیث) سے منتقل ہو کر اس عظیم انعام خداوندی۔ انعام مجسم میں مصروف علم وعمل ہوا۔ ابتداء میں ختم کلام پاک کیا گیا۔ تاکہ یہ سعادت عظمیٰ ہاتھ سے کیوں جانے دیا جائے ختم کلام پاک کے بعد سب طلباء مشرقی درسگاہوں کے دالان میں جمع ہوئے دارالعلوم کے بانی اور روح رواں حضرت والد ماجد نے مبسوط تقریر کی طلباء کو اپنے دل کے ولولے اور آرزوئیں ظاہر کرتے ہوئے نصائح وہدایات پر مشتمل تقریر کی آپ نے تقریر شروع کرتے ہوئے جیسا کہ چاہیے تھا فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے اس مالک الملک کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں انسان پیدا فرمایا اگر اس کا فضل نہ ہوتا تو ہم کہیں گندگی کے کیڑے یا مچھر وغیرہ ہوتے یا کہیں کے حیوانات و جمادات ہوتے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ احسان عظیم کہ ہمیں انسان کے اشرف گروہ بہترین جماعت میں منتخب کیا رسول اقدس کا ارشاد ہے کہ من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین ہمیں قوم کی امامت وہدایت کا مقام بلند عطا فرمایا گیا۔ آج ہم ناچیزوں پر ان کا ایک عظیم اور تازہ احسان دارالعلوم حقانیہ کی اس عظیم بلڈنگ کی شکل میں ہمارے سامنے ہے ورنہ ہم کیا ہیں ہماری حیثیت کیا ہے ان گوناگون اور چند در چند نعمتوں اور حیثیتوں کا تقاضا ہے کہ ہم استقامت عزم وصبر کے پیکر ہوں۔ ہر قسم کی تکالیف ومصائب برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں۔ اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل

علم دین کے طالب العلموں اور اہل علم پر تکالیف آلام غربت وافلاس کا آنا ان کے تصلب فی الدین اور مضبوطی کی دلیل ہے آج سے قبل ہمارا نظام تعلیم اور زندگی ایک مختصر مسجد میں تھی خداوند کریم اس کے بانیوں کو جزائے خیر عطا فرماوے میں کبھی کبھی سوچا کرتا ہوں کہ یا اللہ اس مسجد (یعنی مسجد گگے زئی) کے بانیوں میں کون سا اخلاص اور خلوص عمل تھا کہ قیام دارالعلوم کے بعد ۹ سال اور تقسیم سے قبل میرے ساتھ تقریباً دس سال اس میں باقاعدہ درس کا سلسلہ جاری ہوا اور کم از کم اس ۱۱ ۔ ۱۲ سال کی مدت میں یہاں ہزاروں افراد علم دین کی نعمت سے سرشار ہوئے اس کا اجر ان کے

عمل ناموں میں لکھا جائے گا۔

قیام دارالعلوم سے ہمارے ارادے یہ تھے کہ دارالعلوم حقانیہ
اپنے پیش رو دارالعلوم دیوبند کے نقش قدم پر چلے خداوند کریم
کا عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے اکابر کے اتباع کا
شرف تکوینی اور غیر اختیاری امور میں بھی دے دیا۔

دارالعلوم دیوبند کی ابتداء بھی ایک مسجد میں ہوئی اللہ نے ہمیں یہ فخر دیا کہ دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد اور ابتداء بھی مسجد سے ہوئی آج مسجد چھتہ دنیا میں تاریخی حیثیت اور عظیم شرف و عظمت کی حامل ہے ہم سوچتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں کیوں اتنا شرف عطا فرمایا ہم تو کسی چیز کے قابل نہیں ہیں ہم نے دین کی کیا خدمت کی۔" (اس کے بعد حضرت والد صاحب نے ہر قسم کے آلام و مصائب اور علم دین کے راہ میں تکالیف برداشت کرنے کی تلقین کی اور فرمایا۔) "حضرت نانوتوی اور حضرت گنگوہی جب دہلی میں پڑھتے تھے تو رات کے وقت دکانداروں کے دکان بند کرنے کے بعد یہ حضرات سڑی ہوئی سبزیوں وغیرہ کے پتوں کو اٹھا لاتے اور اسے پکا کر کھاتے ایسے طریقوں سے انہوں نے علم حاصل کیا میں جب نیا نیا دیوبند پڑھنے گیا۔ تو رمضان کی تعطیل ہونے کے بعد میں نے کہا یہ دو مہینے کیوں ضائع ہوں اس لیے دہلی گیا۔ تصدیقات سلم پڑھنے کے لیے، والد صاحب مرحوم اگرچہ باقاعدہ خرچہ ارسال کرتے پھر بھی دو تین میل جانا پڑتا اور روٹی حاصل کرنے کے لیے تکالیف برداشت کیں۔ اسی طرح ہم ایک دفعہ "نوی کلی" مقام میں ملاحسن پڑھنے کے لیے مقیم ہوئے۔ رمضان کا مہینہ آیا۔ محلہ والے بڑے بڑے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں طلبہ ہیں ان کیلئے روٹی وسالن کا بندوبست کیا جائے فیصلہ یہ ہوا کہ بھینس والا صاحب آدھ سیر لسی اور گائے والا ایک پاؤ لسی سحری اور شام کے وقت لایا کرے۔ چنانچہ ہم لسی پر گذارا کرتے رہے اور روزے رکھتے رہے آپ کو بھی چاہیے کہ ہر قسم کی تکالیف برداشت کریں۔ اب تو بحمداللہ آپ کو کسی قسم کے اخراجات اور تکالیف بھی برداشت نہیں کرنے پڑتے۔ سرکاری اداروں اور سکولوں میں سینکڑوں روپے کی لاگت کے علاوہ ہر افسر واستاد کی سلامی اور چاپلوسی علیحدہ کرنی پڑتی ہے اسی لیے ہی، ہر حال میں شاکر وصابر رہنا چاہیے۔ اس کے بعد آپ نے معاونین و اراکین کے لیے دعا کی اور اسباق باقاعدہ شروع کر دئیے گئے۔ درسگاہوں کی تقسیم قرعہ اندازی کے ذریعے ہوئی۔ (ذاتی ڈائیری)

دارالعلوم دیوبند میں دارالعلوم حقانیہ اور مولانا عبدالحق کیلئے دعائیں

حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب دیروی ساکن اوچ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور بھارت جو وہاں سے تعطیل پر آئے تھے اور واپسی میں یہاں دارالعلوم حقانیہ میں اترے انہوں نے واقعہ بیان

باقی ص ۲۳